© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ — مدیر کے قلم سے

مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم وافکار

تحریک آزادیٔ برصغیر کے نامور راہنما حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ اس لحاظ سے اپنے دور کے مظلوم ترین بزرگ ہیں کہ ان کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں سنجیدگی اور توازن واعتدال کے ساتھ تحقیقی کام نہیں ہوا ایک طرف انہیں بعض ایسے خوشہ چین میسر آئے جنہوں نے اپنے پسندیدہ افکار ونظریات کے چوکھٹے میں ان کی تصویر فٹ کر کے دنیا کو ان سے متعارف کرانے کی کوشش کی اور دوسری طرف مولانا سندھیؒ کا پالا ایسے بے رحم ناقدین سے پڑا جو ان کی خدمات، قربانیوں اور قومی جدوجہد کے صبر آزما مراحل کا لحاظ کیے بغیر ان پر نقد وجرح کے تیر برسانے کا شوق پورا کرتے رہے نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا سندھیؒ کی اصل شخصیت اس افراط وتفریط کے ہاتھوں ایک معمہ بن کر رہ گئی۔

عرصہ ہوا معروف محقق مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ کے قلم سے "مولانا سندھیؒ اور ان کے ناقدین" کے نام سے ایک کتاب سامنے آئی تھی جو مولانا سندھیؒ کی شخصیت کو افراط وتفریط کی اس دھند سے نکالنے کی ایک اچھی اور مؤثر کوشش تھی لیکن اس کوشش کا تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی مدظلہ العالی مولانا سندھیؒ کے معتقدین کے اجتماعی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس تسلسل کو آگے بڑھایا ہے اور "مولانا سندھیؒ کے علوم وافکار" کے نام سے زیر نظر کتاب تحریر کر کے یہ حقیقت دنیا کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کی ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ علماء حق کی اجتماعی جدوجہد ہی کا ایک ٹھوس کردار اور ولی اللہی جماعت کی اجتماعی سوچ کے نقیب تھے مولانا سواتی کا کہنا ہے کہ مولانا سندھیؒ کے بارے میں بعض حلقوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ مولانا سندھیؒ کے افکار ونظریات کو نقل اور پیش کرنے والے بعض حضرات ان کی باتوں کو صحیح طور پر نہ سمجھ سکے ہیں اور نہ ہی پیش کر سکے ہیں گزشتہ روز ایک ملاقات میں مولانا صوفی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبدالحمید سواتی نے راقم الحروف کو بتایا کہ چند سال قبل مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا معراج الحق مدظلہ کے ہمراہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ تشریف لائے تو ایک مجلس میں مولانا اکبر آبادیؒ نے یہ واقعہ سنایا کہ جب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے بارے پروفیسر محمد سرور صاحب مرحوم کی کتاب سامنے آئی اور اس کے مندرجات کے حوالہ سے مولانا سندھیؒ کے نظریات پر بحث وتمحیص کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک موقع پر حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ ہماری کوتاہی ہے مولانا سندھیؒ کی شخصیت اور افکار کے بارے میں یہ کتاب مجھے لکھنی چاہیئے تھی یا آپ کو اس پر قلم اٹھانا چاہیئے تھا یہ کتاب اگر ہم میں سے کوئی لکھتا تو یہ مسائل پیدا نہ ہوتے جو اب سامنے آچکے ہیں۔ مولانا سواتی نے اسی جذبہ کے ساتھ اس نازک موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور علالت اور ضعفِ بصارت کے عارضہ کے باوجود مولانا سندھیؒ کے علوم وافکار کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ اس کتاب میں جمع کر دیا ہے مصنف کی ہر رائے اور تجزیہ سے اتفاق ضروری نہیں لیکن مولانا سندھیؒ کے افکار کو خود ان کی زبان اور ان کی علمی وتحریکی وابستگی کے پس منظر میں پیش کرنے کی ایک معقول اور سنجیدہ کوشش ہے جو اس مرد درویش کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ تین سو کے لگ بھگ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے ادارہ نشر و اشاعت نے معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کی ہے جس کے مضبوط جلد سے مزین ایک نسخہ کی قیمت اکسٹھ ۶۱ روپے ہے۔

تحریکِ ہجرت

مرتب : جناب شاہد حسین خان

کتابت وطباعت معیاری

صفحات : ۱۴۲

قیمت مجلد : ۴۵ روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ شاھد علی گڑھ کالونی کراچی - ۷۵۸۰۰

برصغیر پاک وہند وبنگلہ دیش پر برطانوی استعمار کے غلبہ وتسلط کے خلاف آزادی کی طویل اور صبر آزما جنگ جن مراحل سے گزری ان میں ایک معرکۃ الآراء دور ۱۹۲۰ء کا بھی ہے جب

© rasailojaraid.com